طلاق۔خاوند بیوی کے خصوصی تعلق کا اعلانیہ منقطع ہونا۔ماضی سے سبق

قرآنِ مجید کے طلاق کے متعلق قانون اور ہدایات کا مطالعہ کرنے سے قبل یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ خاوند بیوی کے درمیان اختلافات کی وسیع خلیج موجود ہونے پر قرآنِ مجید کے نزول سے پہلے زمانوں میں بڑے لوگوں کا رویہ اور روش کیا رہی ہے۔زکریا علیہ السلام نے بڑھاپے میں بیٹے کیلئے دعا کرتے ہوئے بتایا تھا کہ ان کی بیوی بانجھ ہے۔(حوالہ آلِ عمران۔۴۰،مریم۔۵،۸)۔دو باتیں واضح ہیں کہ ان کی ایک ہی بیوی ہے جو بانجھ بھی ہے۔زکریا علیہ السلام نے بانجھ بیوی کے ساتھ زندگی نبھائی۔سلام ہو زکریا علیہ السلام اور ان کی بیوی پر۔سورۃ الاعراف کی آیت ۸۳ (اور الحجر۔۶۰،النمل۔۵۷،العنکبوت ۳۲،۳۳) میں بتایا گیا ہے کہ لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو نجات دی (قوم پر عذاب نازل ہونے سے پہلے انہیں بتائے ہوئے مقام کی طرف چلے جانے کیلئے کہا گیا تھا) مگر ان کی بیوی پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔لوط علیہ السلام نے ایک کافرہ بیوی کو برداشت کئے رکھا۔سلام ہو لوط علیہ السلام پر۔سورۃ التحریم کی آیت ۱۰ میں کافروں کیلئے دو کافرہ بیویوں کی مثال دی گئی ہے جو اللہ کے دو صالح بندوں نوح اور لوط علیہم السلام کے تحت (نکاح میں) تھیں اور ان دونوں عورتوں کو دوزخی قرار دیا گیا ہے۔سلام ہو نوح علیہ السلام پر۔اور ایمان والوں کیلئے ایک ایسی عظیم مومن بیوی کی مثال دی گئی ہے جو ایک متکبر، سرکش اور کافر کے نکاح میں تھی، فرعون کی بیوی (التحریم۔۱۱)۔کس قدر حوصلے،صبر اور برداشت والی خاتون تھیں وہ بیویوں کو اپنے خاوندوں سے نباہ کرنے کیلئے اس مثال کو سامنے رکھنا چاہیئے۔اللہ اس خاتون کے درجات بلند فرمائے۔ ابراہیم علیہ السلام بڑے شکرگزار بندے تھے (النحل۔۱۲۱)۔انہوں نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ تعریف اللہ کیلئے جس نے بڑھاپے میں مجھے اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام عطا کئے (الحجر۔۳۹)۔ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بڑھاپے کا ذکر کیا ہے بیویوں کے بڑھاپے کا نہیں۔ اسحاق علیہ السلام عطا کئے جانے کی خبر انہیں اس وقت دی گئی تھی جب اللہ کے بھیجے ہوئے قاصدوں نے انہیں لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب نازل کئے جانے کے بارے میں بتایا تھا۔ان کی زوجہ محترمہ نے بھی بیٹے کے بارے میں خوشخبری کو سنا تو ہنس پڑیں (حوالہ ھود۔۷۱) اور (خوشی سے) ماتھے پر ہاتھ لگاتے ہوئے کہا تھا''ہائے! کیا میں بچہ جنوں گی جب کہ میں بڑھیا (بے خیر، بے اولاد) ہوں اور میرے خاوند (بھی) بوڑھے ہیں! بیشک یہ عجیب بات ہے!'' واضح ہوا کہ اسحاق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ بھی ان کی پیدائش کے وقت بڑھاپے میں تھیں۔سلام ہو ابراہیم علیہ السلام اور ان کی ازواج پر اور سلام ہو اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام پر۔ ہم نے ان واقعات میں دیکھا کہ ہر طرح کے حالات میں اللہ کے جلیل القدر رسولوں نے اپنی بیویوں کے ساتھ نباہ کیا اور کبھی بھی طلاق کی نوبت نہیں آئی یہاں تک کہ کافر بیویوں کو بھی برداشت کئے رکھا۔اللہ رب العزت اہل ایمان کو بڑے حوصلے اور ظرف والے لوگوں کے روپ میں دیکھنا چاہتا ہے۔''اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں۔سو ان سے محتاط رہو۔اور اگر انہیں معاف کر دو، ان کی غلطیوں سے چشم پوشی کرو اور انہیں بخش دو۔تو پھر (تم تو جانتے ہی ہو) بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے'' (التغابن۔۱۴)

قرآنِ مجید کے اوراق کو پلٹ پلٹ کر ہم نے دیکھ لیا۔اللہ نے قرآنِ مجید کے نزول سے قبل کے کسی بھی زمان و مکان کے کسی ایک بندے کے بارے میں یہ بتانا پسند نہیں فرمایا جس نے کسی بھی بناء پر اپنی بیوی کو طلاق دی ہو۔سچ ہے اللہ رب العزت ناپسندیدہ باتوں کے